اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۸ | مورخہ ۲۱ ذوالقعدہ ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۴ جنوری ۱۹۴۰ء | نمبر ۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲- جنوری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے - کہ حضور کی طبیعت ابھی تک زکام - کھانسی - اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے - احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی شکایت ہے - دُعائے صحت کی جائے -

صاجزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کو خدا کے فضل سے آرام ہے -

جلسہ پر تشریف لانے والے اصحاب کا بہت بڑا حصہ واپس جا چکا ہے - اور کچھ ابھی تک موجود ہیں - سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں - دعائے صحت کی جائے ؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ مبارک میں

بلادِ عربیہ میں احمدیہ لٹریچر کی اشاعت

چودھری محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ بلادِ عربیہ اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں :-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب

اس وقت تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے التعلیم (عربی ترجمہ کشتی نوح) الخطاب الجلیل (عربی ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی) اعجاز المسیح - الاستفتاء - لجۃ النور نجم الھدیٰ شائع کی جا چکی ہیں - اور یہ وہ کام ہے - جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے :-

" یہ کام نہایت اہم ہے - اور بجز خاص انصار کے اور کوئی نہیں کر سکے گا " (نور الحق ص ۱۸)

نیز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تالیف نماز کا عربی ترجمہ "الصلوٰۃ عند الاسلام" کے نام سے شائع کیا جا چکا ہے ؛

دیگر تالیفات

احمدی مبلغین کی مندرجہ ذیل مؤلفہ کتب حیات المسیح و وفاتہ (جناب سید زین العابدین صاحب) میزان الاقوال توضیح المرام - جوہر الکلام - النور المبین - دلیل المسلمین المدیۃ السنیہ - البرہان الصریح تحقیق الادیان - تنویر الالباب لابطال دعوۃ البہا و الباب - اعجب الاعاجیب (مولوی جلال الدین صاحب) الاسئلۃ والاجوبۃ (مولوی محمد سلیم صاحب) التاویل الصحیح لنزول المسیح (خاکسار) شائع کی جا چکی ہیں ؛

اشتہارات اور ٹریکٹ

اندازہ کیا گیا ہے - کہ اگر مختلف مسائل پر شائع شدہ اشتہارات اور ٹریکٹوں کو شمار کیا جائے - تو کم از کم چالیس پچاس ہزار اشتہار تقسیم کیا گیا ہے - جن میں سے بعض کا حجم آٹھ آٹھ دس دس صفحات ہے ؛

عربی رسالہ البشریٰ

رسالہ البشریٰ چھ سال سے متواتر شائع ہو رہا ہے - جس کے صفحات کی ماہوار اوسط ۳۲ - ۴۰ کے درمیان ہے - اور آج تک ۲½ ہزار کے قریب صفحات شائع کئے جا چکے ہیں - البشریٰ کا حلقہ تبلیغ نہایت وسیع ہے - فلسطین - شرق الاردن - شام - عراق - حجاز - یمن - خلیج فارس - مصر - سوڈان - افریقہ شمالی - ہندوستان - ارجنٹین - جملہ مراکز تبلیغیہ - جاوا - سماٹرا - اور بلادِ عربیہ - بہت سے عربی اخبارات و رسالہ جات کو مفت بھیجا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر پیدا کر رہا ہے - وقتاً فوقتاً بہت سے شکریہ کے خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں - جن میں سے بیشتر کا مضمون یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے - فی الحقیقت جماعت احمدیہ ہی اس وقت اسلام کی حفاظت کر رہی ہے - اور آپ کا رسالہ حقیقی اسلام کا آئینہ ہے ؛

الغرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رسالہ بھی احمدیت کا پیغام جمیع بلادِ عربیہ میں پہونچا رہا ہے - اور سلسلہ احمدیہ کی شہرت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ؛

وصیتیں

نمبر ۵۴۲۸ :- منکہ مرزا محمد اسمٰعیل ولد مرزا فیض احمد صاحب قوم مغل خواجہ زادہ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن کوٹلی مغلاں ڈاکخانہ ڈھلواں ریاست کپورتھلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد زرعی ۱۳ گھماؤں واقعہ رقبہ موضع غزنی پور تحصیل وضلع گورداسپور جو اراضی نہری ہے ۲ کنال واقع موضع کوٹلی مغلاں تحصیل بھولتھ ریاست کپورتھلہ ملکیت مقبوضہ خود نہ گھماؤں مقبوضہ دخیلکاران ملہ گھماؤں وجائداد سکنی حسب ذیل ایک مکان بعمارت خام جس کی تخمیناً قیمت یکصد روپیہ ہو سکتی ہے ایک توڑ سفید نہری ۱۱ مرلہ قیمتی تخمیناً ما عہ روپے واقعہ رقبہ غزنی پور تحصیل وضلع گورداسپور میں واقع ہے اسی طرح اس تمام جائداد زرعی وسکنی کی قیمت تخمیناً ۱۳۱۷۵ روپیہ ہے

علاوہ ازیں بصورت ملازمت بعہدہ پٹواری ریاست کپورتھلہ ۱۳ ماہوار تنخواہ پاتا ہوں۔ چنانچہ ایسی کل جائداد زرعی وسکنی وآمدنی ماہوار کی بقدر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بوقت انتقال خود اگر کوئی اور بھی جائداد مملوکہ ومقبوضہ از قسم منقولہ وغیر منقولہ پائی جاتے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس کے خلاف میرے ورثاء سے کسی کو کسی قسم کا کوئی انحراف کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ بلکہ ہر طرح پابند ہوگی۔ تحریر صدر

العبد :- مرزا محمد اسمٰعیل بقلم خود و نشان انگوٹھا

گواہ شد :- ارشاد الحق بقلم خود محاسب جاعت احمدیہ کپورتھلہ

گواہ شد :- عبد الرحمٰن نائب صدر

قانونگوئی کپورتھلہ

نمبر ۵۴۲۷ :- منکہ غلام حسین ولد نور دین صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیال گڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری حسب ذیل جائداد موجود ہے۔ اراضی چاہی ایک گھماؤں یعنی ۸ کنال ابھی یہ زمین مشترکہ ہے۔ ہم تین بھائی اس کے مالک ہیں۔ میرا اس میں تیسرا حصہ ہے۔ اس وقت موجودہ قیمت مبلغ دو سو روپیہ ہے۔ یہ اراضی موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان خام رہائشی قیمتی مبلغ ۱۳۰ روپے واقعہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ہے اس کے میں نویں حصہ کا مالک ہوں اسی طرح میری موجودہ جائداد کی کل قیمت مبلغ مالعہ (۲۰۷) روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میری یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ میں صدق دل سے یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر مجھے اس جائداد کے علاوہ کوئی آمد ہوئی تو اس کا بھی ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر میں حصہ جائداد کا کچھ حصہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا کر رسید حاصل کر لوں تو میری وفات پر میرے حصہ جائداد میں سے وہ رقم منہا کر دی جائے گی۔ والسلام۔

الراقم :- محمد صدیق احمدی

العبد :- نشان انگوٹھا۔ غلام حسین ساکن ہرسیاں

گواہ شد :- بدر الدین ساکن ہرسیاں

گواہ شد :- عبد الرحمٰن بقلم خود

نمبر ۵۴۳۰ :- منکہ صفیہ بیگم زوجہ چوہدری محمد عبد اللہ مہار قوم جٹ مہار عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن پوہلا مہاراں ڈاکخانہ جنڈر کے جٹاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۷/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری اس وقت جائداد بصورت حق مہر (-/۵۰۰) اور زیور قیمتی -/۵۰۰ جو بذمہ خاوند (چوہدری محمد عبد اللہ صاحب مہار) واجب الادا ہے۔ مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ یعنی مبلغ -/۱۰۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں انشاء اللہ یہ رقم اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی لیکن اگر کسی وجہ سے یہ رقم یا اس کا کوئی حصہ میری زندگی میں ادا نہ ہوا۔ تو اس کی ادائگی کا ذمہ وار میرا خاوند چوہدری محمد عبد اللہ مہار ہوگا۔

العبد :- صفیہ بیگم بقلم خود

گواہ شد :- محمد اسرائیل احمد اکونٹس کلرک الیکٹریکل ڈویژن سی۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی نئی دہلی۔

گواہ شد :- چوہدری محمد عبد اللہ مہار بی اے خاوند موصیہ

نمبر ۵۳۹۰ :- منکہ نواب بی بی زوجہ چوہدری شاہ محمد صاحب قوم راجپوت بعمر ۴۴ سال تاریخ بیعت یکم جنوری ۱۹۱۶ء ساکن موضع اورا ڈاکخانہ چپراڑ نی سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک راس بھینس قیمتی یکصد روپیہ اور زیور نقری وطلائی قیمتی یکصد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند دو صد روپیہ جملہ رقم مبلغ چار صد روپیہ ہوتی ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں یہ چالیس روپیہ کی رقم باقساط دس روپیہ سالانہ ادا کر دوں گی۔ انشاء اللہ اگر میں ادا نہ کر سکوں تو میرے ورثاء جو کہ بفضلہ تعالےٰ سب مبائع احمدی ہیں۔ وہ ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔

مورخہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹ ماہ مارچ ۱۹۳۹ء بقلم خود۔ کریم بخش سکرٹری جاعت احمدیہ اورا سیالکوٹ

مکرر آنکہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- نواب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد :- گہنا ولد راجا نشان انگوٹھا

گواہ شد

شاہ محمد ولد راجا بقلم خود خاوند موصیہ

حبوب عنبری (رجسٹرڈ) یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں ان کا استعمال ان لوگوں کیلئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد ہوتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست چالاک ہو جاتا ہے گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری ایک بار کھانے سے ۴ سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایکماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے رعایتی ۱۳ للعہ

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) محافظ جنین — اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ پیچش بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے نکلنا بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں جو صدمہ والدین پر گذرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب دوا حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہے۔ جو ۱۹۱۰ء سے آجتک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر للعہ روپے نصف منگوانے پر صہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت عزیزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت اور توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے رعایتی چار روپے۔

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے رعایتی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند۔ ککرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱۲؍ رعایتی عہ

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲؍ رعایتی ۸؍

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی ۱۲؍

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک عا؍ رعایتی ۱۲؍

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے ضرورت مند اصحاب موقعہ سے فائدہ اٹھائیں ٭

خاکسار **حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نور الدین اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن یکم جنوری۔ حکومت برطانیہ نے مجلس اقوام کو لکھا ہے کہ روس کے خلاف وہ فن لینڈ کی ہر ممکن امداد کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ معقول امداد ہوگی۔ فرانس نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن یکم جنوری۔ جرمنی کا ایک آٹھ ہزار ٹن کا مال بردار جہاز جس نے گراف سپی کی امداد کی تھی۔ مونٹی ویڈیو کی بندرگاہ میں مقیم تھا۔ حکومت یوراگوئے نے اسے نوٹس دیا تھا۔ کہ میعاد مقررہ کے اندر چلا جائے۔ لیکن آج جہاز کے کپتان نے کہا۔ کہ وہ بندرگاہ سے جانا نہیں چاہتا۔ اس لئے آج اسے نظر بند کر لیا گیا۔

کینیڈین فوج کا ایک دوسرا فوجی دستہ آج انگلستان کے مغربی ساحل کی ایک بندرگاہ پر اترا۔ یہ دستہ اتحادی جہازوں کی حفاظت میں آیا ہے۔ مسٹر ایڈن نے اس کا خیر مقدم کیا۔

مغربی محاذ جنگ پر ہر جگہ برفباری ہو رہی ہے۔ ایک فرانسیسی اعلان مظہر ہے۔ کہ کوئی قابل ذکر بات نہیں ہوئی۔ برطانیہ کی وزارت فضائیہ کا اعلان ہے کہ برطانوی فضائی فوج کے لئے نئی طرز کے بمبار طیارے بھیجے جا رہے ہیں جو پہلوں سے بہتر ہونگے۔

برلن ۳۰ دسمبر۔ نوروز کی تقریب پر ہٹلر نے نازی پارٹی کے نام ایک پیغام ارسال کیا جس میں لکھا کہ ۱۹۴۰ء جرمنی کی تاریخ میں نہایت ہی فیصلہ کن سال ہوگا۔ اور حالات خواہ کیسے ہی ہوں جنگ میں ہمیں ضرور کامیابی ہوگی

بھوپال یکم جنوری۔ نواب صاحب بھوپال نے ترکی کے زلزلہ کے مصیبت زدگان کے واسطے کے امدادی فنڈ میں دس ہزار پونڈ کی رقم دی ہے اور صدر جمہوریہ ترکی کو پیغام ہمدردی ارسال کیا ہے۔ حکومت افغانستان نے پانچ سو پونڈ بھیجے ہیں۔ امریکہ۔ بلغاریہ۔ رومانیہ اور یونان سے ہزاروں پونڈ آئے ہیں۔ بلقان کی ریاستوں نے عمارتی لکڑی اور دوسرا سامان

بھیجا ہے۔ ڈاکٹر اور نرسیں بھی کثیر تعداد میں وہاں پہنچ رہی ہیں۔

لنڈن یکم جنوری۔ آج بحر شمالی میں ساحلی حفاظت پر مامور برطانوی طیاروں نے ایک جرمن طیارہ کو نیچے گرا لیا۔ جرمن طیاروں کی طرف سے شٹ لینڈ پر ہوائی حملہ کا خطرہ تھا۔ مگر وہ موہوم ثابت ہوا۔

پٹنہ یکم جنوری۔ بہار کی کانگرسی وزارت نے اپنے صوبہ کے مسلمانوں پر جو مظالم کئے تھے۔ ان کی تفصیل بہار پراونشل مسلم لیگ نے ایک رپورٹ میں شائع کر دی ہے۔

شنگھائی یکم جنوری۔ چین کے جنگی کونسلر نے گذشتہ سال کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ سال چین کے ساتھ جنگ میں جاپان کے چار لاکھ آدمی مارے گئے۔ اور بالآخر ہمیں فتح حاصل ہو کر ہوگی۔

کوپن ہیگن یکم جنوری معلوم ہوا ہے کہ جنگ یورپ کو ختم کرنے کے لئے پوپ اور مسولینی زبردست کوشش کر رہے ہیں۔ اس ہفتہ ایک سرکردہ پادری چھ بار جرمنی کے دفتر خارجہ میں جا چکا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پوپ اور مسولینی نے باہم فیصلہ کیا ہے کہ جنگ کو وسعت پکڑنے سے روکا جائے۔ چنانچہ ہٹلر کو ترغیب دی جا رہی ہے کہ جنگ کو ختم کر دے۔ گو اس کے لئے کوئی قطعی تجاویز مرتب نہیں کی گئیں۔

دہلی ۳۱ دسمبر۔ آل انڈیا اردو کانفرنس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ کہ شمالی ہند کی تمام یونیورسٹیوں میں اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے اور اردو لازمی مضمون ہو۔ سنٹرل اسمبلی نیز صوبائی اسمبلیوں کے ممبر اردو میں تقریریں کریں۔

کلکتہ ۳۱ دسمبر۔ آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ بنگال سے ڈیلیگیٹوں کے انتخاب پر کنٹرول رکھنے کے لئے ایک الیکشن ٹریبونل مقرر کیا جائے آج پراونشل کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور قرار دیا کہ یہ تجویز غیر آئینی۔ خلاف قاعدہ اور جانبدارانہ ہے۔ بے فائدہ اور خواہ مخواہ کی دست درازی ہے سیاسی تعصب کا نتیجہ ہے گویا بنگال نے کانگرس کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کر دی۔ پراونشل کانگرس کی ایگزیکٹو کو صوبہ کے عوام کا مکمل اعتماد حاصل ہے

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ واشنگٹن کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ صدر جمہوریہ امریکہ نے ایک پریس انٹرویو میں کہا کہ میں ان تمام مذہبی لیڈروں سے وائٹ ہاؤس میں مل کر خوش ہوں گا۔ جو قیام امن کے سلسلہ میں تجاویز پیش کر سکیں گے۔ آپ نے مذہبی رہنماؤں سے اپیل کی۔ کہ وہ ضرور صلح کی تجاویز مرتب کر کے ان کے پیش کریں۔

جرمن فریڈم سٹیشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ آغاز جنگ کے دن سے روزانہ کوئی نہ کوئی جرمن مدبر ہٹلر کے احکام کے ماتحت موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے اس وقت تک ۷۷ اشخاص مارے جا چکے ہیں۔ نہایت معمولی فروگذاشتوں پر سزائے موت دیدی جاتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ماسکو میں امریکہ اور برطانیہ کے سفارت خانے عنقریب بند ہو جائیں گے۔ گویا روس کے ساتھ ان ممالک کے سیاسی تعلقات منقطع ہو جائیں گے برطانوی فرموں کے جو نمائندے ماسکو میں کام کر رہے ہیں۔ انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ فوراً واپس چلے جائیں۔ امریکن گورنمنٹ نے بھی اپنے تاجروں کو فوراً واپس آنے کا مشورہ دیدیا ہے۔

اخبار ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنی کی ہر اسلحہ ساز فیکٹری میں ایک قسم کا مارشل لاء نافذ ہے۔ روزانہ دس گھنٹے مزدوروں سے کام لیا جاتا ہے۔ کوئی مزدور بغیر اجازت کام نہیں چھوڑ سکتا۔ اور اگر وہ ایسا کرے۔ تو گولی سے اڑا دیا جاتا ہے۔ رخصتیں بھی بند ہیں۔

ایمسٹرڈم یکم جنوری۔ نازی حکام نے حکم دیا ہے کہ آئندہ ضروری ہوگا۔ کہ جب کوئی چیک ہٹلر کا نام سنے۔ فوراً سلام کرے۔ اور جب بھی نازی نشان اس کے پاس سے گذرے تو سر سے ٹوپی اتار کر تعظیم بجا لائے

کلکتہ ۳۱ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں حکومت ہند اور حکومت سرحد دونو سے درخواست کی گئی ہے کہ صوبہ سرحد میں ایک علیحدہ یونیورسٹی قائم کی جائے۔

جبل پور یکم جنوری۔ بنگال کے وزیر اعظم نے پنڈت نہرو کو دعوت دی تھی۔ کہ جبل پور میں آ کر کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں پر مظالم کی تحقیقات کے ضمن میں مباحثات طے کر لیں۔ لیکن پنڈت جی نہ آ سکے۔ اور اب انہوں نے وزیر اعظم بنگال کو الہ آباد آنے کے لئے لکھا ہے مگر آپ نے معذوری کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں عنقریب آپ کو بتاؤں گا۔ کہ کب اور کہاں مل سکتا ہوں۔

ہیلسنکی یکم جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ فن افواج روسی علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور روسیوں کو پسپا کر رہی ہیں کل سوموسالمی کے مقام پر فنوں کو شاندار فتح ہوئی۔ انہوں نے بہیں روسی توپوں ۱/۲ ا سو گھوڑوں اور بے شمار اسلحہ پر قبضہ کر لیا۔ روسی افواج فن لینڈ کو دو حصوں میں منقسم کرنے کی سکیم میں بالکل ناکام ہوئی ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فنوں نے پٹسامو کی بندرگاہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے اور روسیوں کو بھگا دیا ہے۔ گویا مشرقی علاقہ میں ۸۰ میل لمبے محاذ پر فنوں کا قبضہ ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ایڈیٹر۔ غلام نبی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام

۲۸ دسمبر جلسہ خلافت جوبلی پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل حضور کا حسب ذیل کلام ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے خوش الحانی سے پڑھا جس کے متعلق حضور نے یہ نوٹ رقم فرمایا ہوا تھا:۔

اس نظم کے دو حصے ہیں۔ ایک میں اللہ تعالےٰ سے خطاب ہے اور دوسرے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے حصہ کے ۱۶ شعر ہیں اور دوسرے کے تین۔ پہلے حصے کے اصل میں ۱۹ شعر تھے مگر اصل لفافہ جس پر نظم لکھی تھی کہیں گر گیا۔ اور بعض لوگ جنہوں نے نقل لی ہوئی تھی۔ ان سے شعر جمع کئے تو تین کا پتہ نہ لگ سکا:۔

اللہ تعالےٰ سے خطاب

۱۔ بادۂ عرفاں پلادے ہاں پلادے آج تُو ۔۔۔ چہرۂ زیبا دکھادے ہاں دکھادے آج تُو

۲۔ خوابِ غفلت میں پڑا سویا کروں گا کب تلک؟ ۔۔۔ داورِ محشر جگادے ہاں جگادے آج تُو

۳۔ جس کے پڑھ لینے سے کھل جاتا ہے رازِ کائنات ۔۔۔ وُہ سبق مجھ کو پڑھادے ہاں پڑھادے آج تُو

۴۔ مجھ کو سینہ سے لگائے ہاں لگائے پھر مجھے ۔۔۔ حسرتیں دل کی مٹادے ہاں مٹادے آج تُو

۵۔ ناامیدی اور مایوسی کے بادل پھاڑ دے ۔۔۔ حوصلہ میرا بڑھادے ہاں بڑھادے آج تُو

۶۔ کب تلک رِستا رہے گا جانِ من ناسورِ دل ۔۔۔ زخم پر مرہم لگادے ہاں لگادے آج تُو

۷۔ یا مرے پہلو میں آکر بیٹھ جا پھر بیٹھ جا ۔۔۔ یا مری خواہش مٹادے ہاں مٹادے آج تُو

۸۔ جس سے جل جائیں خیالاتِ من و مائی تمام ۔۔۔ آگ وُہ دل میں لگادے ہاں لگادے آج تُو

۹۔ دامنِ دل پھیلتا جاتا ہے بے حد و حساب ۔۔۔ دھجیاں اس کی اڑادے ہاں اڑادے آج تُو

۱۰۔ جس سے سب چھوٹے بڑے شاداب ہوں سیراب ہوں ۔۔۔ دل سے وُہ چشمہ بہادے ہاں بہادے آج تُو

۱۱۔ میرے تیرے درمیاں حائل ہُوا ہے اک عدُو ۔۔۔ خاک میں اسکو ملادے ہاں ملادے آج تُو

۱۲۔ کب تلک پہنا کروں اوراقِ جنّت کا لباس ۔۔۔ چادرِ تقوےٰ اڑھادے ہاں اڑھادے آج تُو

۱۳۔ پھر مری خوش قسمتی سے جمع ہیں ابر و بہار ۔۔۔ جام اک بھر کر پلادے ہاں پلادے آج تُو

۱۴۔ ساکنانِ جنّتِ فردوس بھی ہوجائیں مست ۔۔۔ دل میں وُہ خوشبو بسادے ہاں بسادے آج تُو

۱۵۔ ارتباطِ عاشق و معشوق کے سامان کر! ۔۔۔ پھر مری بگڑی بنادے ہاں بنادے آج تُو

۱۶۔ مُطربِ عشق و محبت گوش بر آواز ہوں ۔۔۔ نغمۂ شیریں سُنادے ہاں سُنادے آج تُو

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خطاب

۱۷۔ یا محمدؐ دلبرم از عاشقانِ رُوئے تُست ۔۔۔ مجھ کو بھی اس سے ملادے ہاں ملادے آج تُو

۱۸۔ دست کوتاہم کجا اثمارِ فردوسی کجا ۔۔۔ شاخِ طوبےٰ کو ہلادے ہاں ہلادے آج تُو

۱۹۔ درسِ الفت ہی نہ گر پایا تو کیا پایا بتا؟ ۔۔۔ گرِ محبت کے سکھادے ہاں سکھادے آج تُو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ر ذوالقعدہ ۱۳۵۸ھ

جلسۂ خلافت جوبلی میں مسئلۂ خلافت کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کا خلاصہ

۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد قریباً چار بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دوسری تقریر شروع فرمائی۔ جو ساڑھے آٹھ بجے شب تک جاری رہی۔

حضور نے فرمایا۔ میرا طریق ہے۔ کہ ہر جلسۂ سالانہ پر میں ایک علمی تقریر کیا کرتا ہوں اسی کے مطابق میں آج ایک اہم علمی موضوع کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور چونکہ یہ جلسہ اس بات میں خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ اس کا تعلق خلافت کے ساتھ ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ میری تقریر میں بھی زیادہ تر خلافت کے مختلف پہلوؤں پر ہی بحث ہونی چاہیئے۔ اور اس کے لئے میں دوستوں کو عام دعوت دیتا ہوں۔ کہ اگر خلافت کی تائید یا اس کی تردید میں انہیں ایسے امور کا علم ہو جن کا ذکر میری تقریر میں نہ ہو۔ اور وہ چاہتے ہوں۔ کہ میں ان پر روشنی ڈالوں۔ تاکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہو جائے۔ تو وہ بعد میں ایسی باتیں لکھ کر مجھے بھجوا دیں۔ کیونکہ میری غرض یہ ہے۔ کہ جس طرح مسئلہ نبوت کے متعلق میں نے ایک کتاب "حقیقۃ النبوت" لکھی تھی۔ اور کہہ دیا تھا۔ کہ اب اس میں تمام مضامین آچکے ہیں۔ اگر کوئی ضدی شخص نہ مانے تو اور بات ہے۔ ورنہ دلائل کے رنگ میں جس قدر بحث کی جاسکتی تھی۔ وہ بحث کی جاچکی ہے۔ اسی طرح خلافت کے متعلق میں ایک مکمل کتاب لکھ دوں۔ جس میں تمام باتیں آجائیں۔

پس میری تقریر کے بعد اگر کسی دوست کے ذہن میں خلافت کے مسئلہ کا کوئی ایسا پہلو آئے جو اس کتاب میں آجانا چاہیئے۔ یا کوئی ایسا حوالہ ہو جس کا ذکر ضروری ہو۔ چاہے اس سے خلافت کی تائید ہوتی ہو۔ یا تردید۔ تو وہ مجھے لکھ کر بھجوا دیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ سب سے پہلے میں اس سوال کو لیتا ہوں۔ جو مغربی تعلیم کے اثر کے نیچے اٹھایا جاتا ہے اور وہی ایک اصولی سوال ہے۔ کہ نظام بہرحال ایک دنیوی چیز ہے۔ اور جبکہ نظام ایک دنیوی چیز ہے۔ تو اس کو مذہب سے وابستہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ زیادہ سے زیادہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ کہ اس کا تسلیم کرنا ضروری ہو۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا دین اتارا اور ہم نے اسے مان لیا۔ اب اسے اس امر میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ کہ ہم اپنے لئے کونسا نظام تجویز کرتے ہیں۔ اگر ہمیں جمہوریت پسند آئے تو جمہوریت پسند کریں گے۔ ڈکٹیٹرشپ پسند آئے۔ تو ڈکٹیٹرشپ اختیار کریں گے۔ اور اگر کوئی اور نظام پسند آئے۔ تو اسے اختیار کریں گے۔

مغربی اثر کے ماتحت خیالات کی یہ رَو مدت سے چل رہی تھی۔ مگر مسلمانوں میں سے کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ کہ علے الاعلان اس کا اظہار کرے۔ جب ترکی خلافت تباہ ہوئی۔ اور کمال اتاترک نے خلافت کو منسوخ کر دیا۔ تو عالم اسلامی میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور جو پرانے خیالات کے لوگ تھے۔ انہوں نے خلافت کمیٹیاں بنائیں۔ مگر جن کے دلوں میں یہ شبہات پیدا ہو چکے تھے۔ کہ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ وہ ایک مسلمان بادشاہ کے اس طریق عمل سے دلیر ہو گئے۔ اور ان میں سے بعض نے اس کے متعلق کتابیں بھی لکھیں۔ چنانچہ اس بارہ میں سب سے اہم کتاب علی بن عبد الرزاق مصری کی ہے۔ جو ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی اس ضمن میں حضور نے اس اعتراض کا بھی جواب دیا۔ کہ یہ سوال تو خلافت ترکیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ خلافت احمدیہ سے اس کا کیا تعلق ہے۔ حضور نے متعدد جوابات دیتے ہوئے فرمایا۔ اگر کوئی ثابت کر دے۔ کہ اسلام نے کوئی نظام پیش نہیں کیا۔ تو اس کا اثر اس خلافت پر بھی پڑے گا۔ جو ہم پیش کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم ان اعتراضات کا ازالہ کریں۔ جو ان کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔

علی بن عبد الرزاق نے جو بحث اٹھائی۔ اس کا ایک طبعی نتیجہ یہ سوال ہے۔ کہ اگر نظام کا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حکومت کی وہ شریعت کے ماتحت تھی یا نہیں۔ اور چونکہ معترضین اس کو مذہب کا حصہ نہیں سمجھتے۔ اس لئے انہیں ساتھ ہی یہ بھی کہنا پڑا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت بھی مذہب کا حصہ نہیں تھی۔ بلکہ وقتی ضروریات کے ماتحت تھی۔ چنانچہ علی بن عبد الرزاق کہتا ہے۔ کہ اگر حکومت وقتی نہ ہوتی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر جگہ جج مقرر کرتے۔ خزانے بناتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کی حکومت ہنگامی حالات کا نتیجہ تھی۔ مذہبی نہیں تھی۔

میرے نزدیک اس مسئلہ کے سمجھنے سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ دنیا میں دو قسم کے مذہب ہیں۔ ایک وہ جن کا تعلق صرف عبادات کے ساتھ ہے۔ کوئی ایسا حکم نہیں دیتے۔ جس کا تعلق نظام کے ساتھ ہو۔ مگر بعض مذاہب وہ ہیں۔ جو انسانی معاملات۔ اور باہمی تعلقات میں بھی دخل دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کوئی چوری کرے تو یہ سزا ہے۔ قتل کرے تو یہ سزا ہے۔ لین دین کے معاملات میں ان ہدایات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام آیا قومی اور ملکی معاملات میں دخل دیتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر اسلام میں ایسے احکام موجود ہیں تو ماننا پڑے گا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود دخل نہیں دیا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کہا گیا تھا۔ کہ آپ حکومت کے معاملات میں دخل دیں۔ اگر ہم قرآن کو دیکھیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم نے بالتفصیل وہ تمام احکام دیئے ہیں۔ جو حکومت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

پس جو شخص اسلام کو سچا سمجھتا ہے اسے ماننا پڑے گا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وہ احکام جو حکومت سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ بھی ویسے ہی خدا کی طرف سے تھے۔ جیسے نماز۔ روزہ کے احکام۔

حضور نے اس ضمن میں متعدد آیات قرآنیہ جیسے ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔ اور فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم سے استدلال فرمایا۔ اور بتایا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تعلق امور حکومت کے انصرام سے وقتی ضرورت کے ماتحت نہ تھا۔ بلکہ وہ شریعت کا ویسا ہی حصہ تھا۔ جیسے نماز روزہ وغیرہ۔

اس اصولی بحث کے بعد حضور نے خلافت کے مسئلہ کی تفصیلات بیان کیں۔ اور فرمایا۔ کہ نبی کے زمانہ میں اس کے متبعین کو یہ خیال تک نہیں آتا۔ کہ وہ فوت ہو جائیگا یہ نہیں کہ وہ نبی کو بشر نہیں سمجھتے۔ بلکہ شدت محبت کی وجہ سے خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم پہلے فوت ہوں گے۔ اور نبی کو اللہ تعالٰے ابھی بہت زیادہ لمبی عمر دے گا۔ اس وجہ سے نبی کے زمانہ میں اس کے بعد کے حالات کے متعلق کسی کو سوال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ مگر اللہ تعالٰے کی سنت ہے کہ وہ نبی کے زمانہ میں دو قسم کا احیاد کیا کرتا ہے۔ کیونکہ نبی کی دو زندگیاں ہوتی ہیں۔ ایک شخصی ایک قومی اور ان دونوں زندگیوں کی ابتدا الہام سے ہوتی ہے۔ نبی کی وفات کے بعد جو نظام قائم ہوتا ہے وہ کسی بنی بنائی سکیم کے ماتحت نہیں ہوتا بلکہ یکدم ایک تغیر ہوتا ہے۔ جو الہامی رنگ اپنے اندر رکھتا ہے اور اس سے نبی کی قومی زندگی کی ابتدا ہو جاتی ہے۔

حضور نے اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ ذکر فرما کر جبکہ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر تلوار ہاتھ میں لے کر کھڑے ہو گئے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کہے گا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ میں اس کا سر تن سے اڑا دوں گا۔ ایک لطیف نکتہ بیان فرمایا جو شیعہ سُنی کے اس نزاع کو دُور کر دینے والا ہے۔ جو مسئلہ قرطاس کے متعلق فریقین میں ہے۔ آپ نے فرمایا شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کچھ لکھنے نہ دیا۔ ورنہ آپ خلافت حضرت علیؓ کے سپرد کر جاتے۔ حالانکہ ایسی بات وہی شخص کر سکتا ہے۔ جسے یقین ہو کہ اب فلاں شخص فوت ہونے والا ہے کہیں وہ کوئی ایسی بات نہ لکھ دے جو دوسرے کو فائدہ دے جائے۔ مگر حضرت عمرؓ کا یہ حالت تھی۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی انہیں یقین نہیں آتا تھا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ ان کے متعلق یہ خیال کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے یہ سمجھ کر کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اب فوت ہونے والے ہیں۔ آپ حضرت علیؓ کے حق میں کوئی بات نہ لکھ دیں۔ آپکو کچھ لکھنے سے روک دیا ہو۔

اس کے بعد حضور نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد انصار اور مہاجرین کے جھگڑے کی تفصیل اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کا ذکر فرمایا۔ پھر حضرت عمر۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے انتخاب خلافت کے متعلق تاریخی واقعات بیان فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافتِ اولیٰ کے قیام کا تفصیلی ذکر کیا۔ اور غیر مبایعین کی ان سازشوں کا بھی کسی قدر ذکر فرمایا جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خلاف وہ کرتے رہتے تھے: اس کے بعد حضور نے قرآن کریم سے مسئلہ خلافت پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔

۲۹ دسمبر حضور نے اسی تقریر کا کچھ اور حصہ بیان فرمایا۔

حضور نے آیت استخلاف کی تشریح فرماتے ہوئے ان اعتراضات کا رد کیا۔ جو اس آیت کے متعلق منکرین خلافت کیطرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور بالآخر آیت استخلاف اور میری خلافت" کے زیر عنوان حضور نے اپنی خلافت کا نہایت پُر جلال الفاظ میں ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب تک قوم کی اکثریت میں ایمان اور عمل صالح رہتا ہے۔ ان میں خلافت کا نظام موجود رہتا ہے۔ اب دیکھنا یہ چاہیئے کہ کیا ہماری جماعت کی شہرت نیک ہے۔ اور کیا ہماری جماعت کے افراد کی اکثریت عمل صالح رکھتی ہے؟ اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ یہ بات ہر شخص پر ظاہر ہے۔ کہ جماعت کی شہرت نیک ہے۔ اور جماعت کی اکثریت عمل صالح پر قائم ہے۔ پس جب ایمان اور عمل صالح کی یہ حالت ہے تو خلافت کا وعدہ بھی ضرور پورا ہونا چاہیئے دوسری بات اس آیت میں اللہ تعالٰے نے یہ بیان فرمائی ہے کہ کما استخلف الذین من قبلھم یعنی جس طرح پہلے خلفاء ہوئے اسی طرح امت محمدیہ میں خلفاء ہوں گے۔ مطلب یہ کہ جس طرح پہلے خلفاء الٰہی طاقت سے بنے۔ اور کوئی ان کی خلافت کا مقابلہ نہ کر سکا۔ اسی طرح اب ہوگا۔ سو میری خلافت کے ذریعہ یہ علامت بھی پوری ہوئی۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت صرف بیرونی اعداء کا خوف تھا۔ مگر میری خلافت کے وقت اندرونی اعداء کا خوف بھی اس کے ساتھ شامل ہو گیا۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی حکیم الامت اور ربیت سے القاب سے ملقب کیا جاتا تھا۔ مگر میں نہ عربی کا عالم تھا نہ انگریزی کا عالم۔ نہ ایسا فن جانتا تھا جو لوگوں کی توجہ اپنی طرف پھیر سکے۔ نہ جماعت میں مجھے کوئی عہدہ اور رسوخ حاصل تھا۔ ایسے حالات میں خدا تعالٰے نے اس شخص کو خلافت کے لئے چُنا جسے جاہل کہا جاتا تھا۔ جسے کودن قرار دیا جاتا تھا اور جس کے متعلق یہ علی الاعلان کہا جاتا تھا۔ کہ وہ جماعت کو تباہ کر دے گا مگر ہوتا کیا ہے وہی بچہ جب خدا کی طرف سے خلافت کے تخت پر بیٹھتا ہے تو جس طرح شیر بکریوں پر حملہ کرتا ہے۔ اسی طرح خدا کا وہ شیر دنیا پر حملہ آور ہوا۔ اور اس نے ایک یہاں سے اور ایک وہاں سے ایک مشرق سے اور ایک مغرب سے ایک شمال سے اور ایک جنوب سے بھیڑیں اور بکریاں پکڑ پکڑ کر خدا کے مسیح کی قربانگاہ پر چڑھا دیں۔ اسی طرح خدا نے مجھ پر قرآنی علوم اس کثرت سے کھولے کہ اب قیامت تک امت مسلمہ اس بات پر مجبور ہے۔ کہ میری کتابوں سے فائدہ اٹھائے۔ چاہے پیغامی ہوں یا مصری۔ ان کی اولادیں جب بھی دین کی خدمت کا ارادہ کریں گی۔ وہ اس بات پر مجبور ہونگی کہ میری کتابوں کو پڑھیں۔ پھر ہر خوف کو خدا نے میرے ذریعہ سے امن میں بدلا۔ احرار کا جب زور تھا لوگ یہ سمجھتے تھے۔ کہ اب جماعت تباہ ہو جائے گی۔ مگر میں نے کہا میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔ اور اس کے بعد احرار کا جو کچھ حال ہوا وہ سب پر ظاہر ہے۔

آخر میں حضورؐ نے فرمایا مجھے اپنے لئے اس بحث کی کوئی ضرورت نہیں۔ کہ کونسی آیت میری خلافت پر چسپاں ہوتی ہے۔ میرے لئے خدا کے تازہ بتازہ نشانات اور زندہ معجزات اس بات کا کافی ثبوت ہیں۔ کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اگر دُنیا جہان کی تمام طاقتیں مل کر بھی میری خلافت کو نابود کرنا چاہیں گی۔ تو خدا ان کو مچھر کی طرح مسل دے گا ؛

پس اے مومنوں کی جماعت! اور اے عمل صالح کرنے والو! خلافت خدا تعالٰے کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جب تک آپ لوگوں کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی۔ خدا اس نعمت کو نازل کرتا جائے گا۔ پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی سوال نہیں۔ خلافت اس وقت چھینی جائے گی۔ جب تم بگڑ جاؤ گے۔ پس اللہ تعالٰے کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو۔ بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تا کہ قدرت ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کا یہی مطلب تھا۔ کہ میرے زمانہ میں تم دعا کرو کہ میرے بعد تمہیں پہلی خلافت نصیب ہو۔ اور پہلی خلافت میں دعا کرتے رہو کہ اس کے بعد تمہیں دوسری خلافت ملے۔ اور دوسری خلافت میں دعا کرتے رہو کہ اس کے بعد تمہیں تیسری خلافت ملے۔ اور تیسری خلافت میں دعا کرتے رہو کہ اس کے بعد تمہیں چوتھی خلافت ملے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ خدا تعالٰے کی اس نعمت کا دروازہ تم پر بند ہو جائے۔ پس ہمیشہ اللہ تعالٰے کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو۔ اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی اور ہر میدان میں تم منظفر و منصور رہو گے۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے اس آیت میں کیا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی اختتامی تقریر

۲۹ دسمبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو بجے جب تقریر ختم فرمائی۔ تو جلسہ پر تشریف لانے والے اصحاب کو جانے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا:۔

اب جلسہ ختم ہوتا ہے۔ اور احباب اپنے گھروں کو جائیں گے۔ انہیں احمدیت کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے۔ اولاد پیدا ہونے کے ذریعہ بھی ترقی ہوتی ہے مگر وہ ایسی نہیں۔ جو تبلیغ کے ذریعہ ہوتی ہے یہ ترقی اولاد کے ذریعہ ہونے والی ترقی سے بڑھ کر با برکت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ایک شخص کا ہدایت پا جانا اس سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ کہ کسی کے پاس اس قدر سرخ اونٹ ہوں۔ کہ ان سے دو وادیاں بھر جائیں:۔

پس تبلیغ کرو۔ اور احمدیت کی اشاعت میں منہمک رہو۔ تاکہ تمہاری زندگی میں اسلام اور احمدیت کی شوکت کا زمانہ آجائے۔ جبکہ سب لوگ احمدی ہو جائیں گے۔ تو پھر رعایا بھی احمدی ہوگی۔ اور بادشاہ بھی احمدی۔ میں نے بچپن میں ایک رؤیا دیکھا تھا۔ ۱۲-۱۳ سال کی عمر تھی۔ کہ کبڈی ہو رہی ہے۔ ایک طرف احمدی ہیں۔ اور دوسری طرف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے ساتھی۔ جو شخص کبڈی کہتا ہوا مولوی محمد حسین صاحب کی طرف سے آتا ہے۔ اسے ہم مار لیتے ہیں۔ اور اس میں قاعدہ یہ ہے۔ کہ جو مر جائے۔ وہ دوسری پارٹی کا ہو جائے۔ اس قاعدہ کی رو سے مولوی صاحب کا جو ساتھی مارا جاتا۔ وہ ہمارا ہو جاتا۔ مولوی صاحب کے سب ساتھی اسی طرح ہماری طرف آگئے۔ تو وہ اکیلے رہ گئے اس پر انہوں نے پاس کی دیوار کی طرف منہ کر کے آہستہ آہستہ لکیر کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ اور لکیر کے پاس پہنچکر کہا۔ میں بھی اس طرف آجاتا ہوں اور وہ بھی آگئے۔

مولوی محمد حسین صاحب سے مراد آئمہ کفر ہیں اور اس طرح بتایا گیا۔ کہ جب عام لوگ احمدی ہو جائینگے تو وہ بھی ہو جائیں گے۔ اور جب رعایا احمدی ہو جائے گی۔ تو بادشاہ بھی ہو جائیں گے پس تبلیغ کرو۔ احمدیت کو پھیلاؤ۔ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ دل میں درد پیدا کرو۔ عاجزی۔ فروتنی اور دیانت داری اختیار کرو۔ اور ہر طرح خدا کے مخلص بندے بننے کی کوشش کرو۔ اگر کبھی کوئی غلطی ہو جائے۔ تو اس پر اصرار مت کرو۔ کیونکہ جو اپنی غلطی پر اصرار کرتا ہے۔ اس کے اندر سے نور جاتا رہتا ہے۔ نہ اس کی نمازوں میں لذت رہتی ہے۔ اور نہ دعاؤں میں برکت۔ اپنی غلطی پر نادم ہونا۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرنا ترقی کا بڑا بھاری گر ہے۔ پس اگر غلطی کرو تو بھی۔ اور نہ کرو تو بھی خدا تعالیٰ کے حضور جھکو۔ اور اس سے عفو طلب کرو۔ اس طرح مستقل ایمان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اسے توبہ ٹوٹنے نہیں دیتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب کوئی مومن چوری کرتا ہے۔ یا زنا کرتا ہے۔ تو اس کا ایمان اس کے سر پر معلق ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ ایسا فعل کر چکتا ہے۔ تو پھر اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس سے بتایا کہ توبہ کرنے والے کا ایمان کلی طور پر اسے نہیں چھوڑتا۔ اس کی غلطی کی وجہ سے نکل جاتا ہے مگر پھر توبہ کرنے سے لوٹ آتا ہے۔ پس دعائیں کرتے رہو۔ میرے لئے بھی۔ تمام مبلغین کے لئے بھی۔ اور سب احمدیوں کے لئے بھی۔ بے شک خدا تعالیٰ کے میرے ساتھ وعدے ہیں۔ لیکن میری طاقت تمہارے ذریعہ ہے پس اپنے لئے دعائیں کرو۔ اور میرے لئے بھی۔ اب تو خلافت جوبلی کی وجہ سے اتنے لوگ جمع ہوئے ہیں۔ کوشش کرو۔ کہ جماعت اتنی بڑھ جائے۔ کہ اگلے سال یوں بھی اتنے لوگ جمع ہو سکیں:۔

پھر غیروں کے لئے بھی دعائیں کرو۔ ان کے متعلق اپنے دلوں میں غصہ نہیں۔ بلکہ رحم پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس شخص پر رحم آتا ہے جو اپنے دشمن پر رحم کرتا ہے۔ پس تم اپنے دلوں میں ہر ایک کے متعلق خیر خواہی اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرو۔ انہی دنوں ایک وزیری پٹھان آئے۔ اور کہنے لگے۔ دعا کریں۔ انگریز دفع ہو جائیں۔ میں نے کہا۔ ہم بد دعا نہیں کرتے۔ یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ہو جائیں۔ پس کسی کے لئے بد دعا نہ کرو۔ کسی کے متعلق دل میں بغض نہ رکھو۔ بلکہ دعائیں کرو۔ اور کوشش کرو۔ کہ اسلام کی شان و شوکت بڑھے اور ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے:۔ سے۔

ے۔ اس موقعہ پر میں ان لوگوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں جنہوں نے تاروں کے ذریعہ دعا کے لئے لکھا۔ ان کے نام نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ وقت تنگ ہو رہا ہے۔ آپ لوگ ان کے لئے۔ اور دوسروں کے لئے اور اسلام واحدیت کے لئے دعا کریں:۔

خواتین جماعت احمدیہ کے جلسہ خلافت جوبلی کی مختصر روئداد

۲۶۔ دسمبر پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اختتامی تقریر آلہ نشر الصوت کے ذریعہ سُنی گئی۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم جو کہ سیدہ حضرت ام طاہر احمد نے کی۔ اور نظم خوانی کے بعد محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے " مذہب اسلام کے فضائل" پر عالمانہ تقریر کی۔ محترمہ نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے۔ اور اس کی تعلیم مکمل اور مدلل اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ پھر اسلام کی فوقیت دیگر مذاہب عالم پر نہایت خوبصورت طریقے سے عیاں کی۔

محترمہ کے لیکچر کے دوران میں بھولے بھٹکے ہوئے بچوں کے سٹیج پر پہنچنے اور بار بار ان کے متعلق بذریعہ لاؤڈ سپیکر اعلان کرنے سے اس قدر گڑبڑ پیدا ہوئی۔ کہ منتظمہ جلسہ گاہ کو زنانہ پروگرام بند کر دینا پڑا۔ اور پھر مردوں کے جلسہ کی تقریریں سُنی گئیں۔ حاضری قریباً آٹھ ہزار تھی:۔

۲۷ دسمبر کا جلسہ زیر صدارت بیگم صاحبہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنا مضمون " احمدی خواتین کی ترقی خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں" پڑھ کر سنایا۔ صاحبزادی صاحبہ کا مضمون خدا کے فضل سے تمام مستورات نے پوری توجہ اور دلچسپی سے سُنا۔

اس کے بعد محترمہ اقبال بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون " میں کس طرح احمدی ہوئی " پڑھ کر سنایا۔ پھر محترمہ امۃ السلام بیگم صاحبہ نے " اصلاح کی ضرورت " کے موضوع پر تقریر کی جس میں بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مامور کئے جانے سے قبل دُنیا اسی طرح کفر و ضلالت میں غرق تھی جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کے بعد اسی طرح آسمانی اور زمینی نشانات ظاہر ہوئے جس طرح دوسرے انبیاء کی بعثت کے بعد۔ ابھی یہ تقریر ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ حضور کے تشریف فرما ہونے کے بعد حضرت ام طاہر احمد جنرل سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے لجنہ کی طرف سے تہنیت نامہ پیش کرتے ہوئے حضور کے ان گرانمایہ احسانوں کا ذکر کیا۔ جو حضور نے طبقہ نسواں پر کئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ میں پہلے تو ان کے تحائف پر جزاک اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں۔ پھر انہیں یقین دلاتا ہوں کہ طبقہ نسواں کی اصلاح کا کام ہرگز کسی شخص کا احسان نہیں ہے۔ بلکہ ایک فرض ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں اور ان کے جانشینوں پر عائد ہوتا ہے۔ پس جو کام کوئی شخص خدا تعالیٰ کے حکم سے کرتا ہے۔ وہ کوئی احسان نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اپنی عاقبت کے لئے ایک ذخیرہ جمع کرتا ہے پھر فرمایا۔ عورتیں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ میری تقریر مردوں کے جلسہ کی بھی سُن سکتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی کبھی کبھی خاص طور پر عورتوں میں جا کر وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے میں نے بھی عورتوں کے جلسہ میں اپنی تقریر کے پروگرام کو بند کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس کے بعد حضور نے عورتوں کو اپنی اخلاقی اصلاح کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور تاکید کی کہ تمام باہر کی خواتین اپنی اپنی جگہ لجنہ اماء اللہ قائم کریں۔ حضور کی تقریر کے دوران میں انگلستان کی احمدی خواتین کی نمائندہ انگریز نومسلم خاتون سلیمہ صاحبہ تشریف لائیں۔ حضور نے اپنی تقریر بند کرتے ہوئے انہیں اپنا ایڈریس پیش کرنے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ خاتون موصوفہ نے اپنا ایڈریس حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اور حضور نے انگریزی میں اس کا جواب دیا۔ خاتون موصوفہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نہایت احسن طریقہ سے صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھا اور حضور نے اس کی بہت تعریف فرمائی۔ حضور کی تقریر کے اختتام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضائل

۲۶ دسمبر جلسۂ خلافت جوبلی کے موقعہ پر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مندرجہ بالا عنوان پر حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

اس مضمون کے شروع کرنے سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں حضور کے فضائل اپنی طرف سے بیان نہیں کروں گا۔ بلکہ آپ کے ان فضائل کا اس وقت ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے ایک پیشگوئی میں آپ کے بیان فرمائے ہیں انسان کی نظر محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک صاحب فضیلت کے فضائل کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے میں خدا تعالیٰ ہی کے بیان کردہ فضائل آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جس پیشگوئی میں یہ فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ واقعات اس بات کی شہادت دے رہے ہیں۔ کہ وہ آپ ہی کے بارہ میں ہے۔ اور آپ ہی ان فضائل کے مصداق ہیں جو اس میں بیان کئے گئے ہیں:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پہلی بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ آپ خاموشی کے ساتھ اس عالم میں نہیں آئے۔ بلکہ حضور کی پیدائش سے پہلے ہی ہندوستان میں مختلف اقوام کے اندر حضور کی آمد کے متعلق ایک شور پیدا ہو چکا تھا۔ اور ایک عالم آپ کے ظہور کا منتظر تھا۔

اس شدید انتظار کی وجہ یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عظیم الشان انسان کی پیدائش کے لئے نہایت تضرع وگریہ وزاری سے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور اس دعا کے لئے ایک اہم سفر اختیار فرمایا۔ اور دنیا اور دنیا کے لوگوں سے الگ ہو کر چالیس روز تک تنہائی میں نہایت گریہ وبکا سے خدا تعالیٰ سے ایک خاص روح کے دنیا میں آنے کے لئے دعا کی آپ کا یہ سفر گویا ایسا تھا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہِ طور پر جانا یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غار حرا میں جا کر اللہ تعالیٰ سے دنیا کو گمراہی سے نکالنے کے لئے دعا کیا کرنا۔

پسر موعود کی بشارت

اس چالیس روزہ دعا کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا۔ اور خدائے رحیم وکریم وبزرگ وبرتر نے حضور کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے عطا کیا جاتا ہے۔ اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے . . . . . تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

یہ وہ تمہیدی الفاظ ہیں جن کے ساتھ اس کلام الٰہی میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا پسر موعود کی بشارت کو شروع کیا گیا۔ ان الفاظ سے اس مقصد پر بھی روشنی پڑتی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے پسر موعود کا نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ اور جس مقصد کے لئے آپ چالیس روز تک دعا کرتے رہے۔

پُر شوکت کلامِ الٰہی

ایک خاص وجہ جو اس پیشگوئی کی شہرت کا موجب ہوئی خدا تعالیٰ کا وہ پُر شوکت کلام تھا۔ جس میں اس آنے والے کی آمد کا اعلان کیا گیا۔ اس آنے والے کے متعلق خدا تعالیٰ کا کلام یوں نازل ہوا۔

"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا وکان امراً مقضیا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک اور امر مقدر کر رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے اس آنے والے کا چرچا ملک میں اس پیشگوئی کی اشاعت کے بعد اور بھی پھیل گیا۔

پیشگوئی کی مزید تشریح

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اس آنے والے کے ظہور سے پہلے ایک اور پاکیزہ فطرت بچے کی ولادت کی خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے"۔ جب یہ مہمان اپنے چند روزہ قیام کے بعد رخصت ہوا تو ملک میں شور اٹھا۔ کہ وہ بیٹا جس کی نسبت کہا گیا تھا۔ کہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ وہ فوت ہو گیا۔ اور وہ پیشگوئی جس کو اس قدر عظمت دی گئی تھی غلط نکلی۔

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کی مزید تشریح فرمائی۔ اس کے متعلق مزید تفاصیل شائع فرمائیں۔ غرض اس نشان کے متعلق حضور کی طرف سے متعدد اشتہارات شائع ہوئے۔ اور مخالفین کی طرف سے بھی بڑی شدت کے ساتھ اس پر نکتہ چینی کی گئی۔ اس لئے اس پُر شوکت پیشگوئی کے متعلق ملک میں بہت چرچا ہوا اور ہر ایک آنکھ اس آنے والے کی راہ تکنے لگی۔

پسر موعود کی ولادت

اس پیشگوئی کے سننے کے بعد آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس میں شک نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عظیم الشان انسان کے ظہور کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔ مگر یہ ہم کیونکر جانیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس پیشگوئی کے مصداق ہیں سو واضح ہو کہ سب سے پہلا امر جو حضور کو اس عظیم الشان پیشگوئی کا مصداق ٹھہراتا ہے۔ وہ حضور کی ولادت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت تحدی سے بیان فرمایا۔ کہ پسر موعود تاریخ پیشگوئی سے ۹ سال کے اندر پیدا ہوگا خواہ جلد ہو یا دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔ زمین وآسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ پھر نو سال کی میعاد کے ساتھ اور ایک سخت شرط لگا دی۔ اور وہ یہ کہ مصلح موعود بشیر اول کے بعد بلا فصل پیدا ہوگا۔

آپ نے لکھا کہ بشیر اول مصلح موعود کی بشارت دینے کے لئے آیا تھا۔ وہ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص کے آیا تھا۔ آپ کے الہام کے الفاظ یہ تھے۔

"اس کے ساتھ (یعنی بشیر اول کے ساتھ) فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا"۔

اس الہام میں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ کہ "ساتھ" کا لفظ دو دفعہ بطور تاکید دہرایا گیا۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مصلح موعود نے بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونا تھا۔

ایک دوسرا الہام بھی جو بشیر اول کی پیدائش کے دن ہوا یہی ظاہر کرتا ہے کہ بشیر ثانی یعنی مصلح موعود بشیر اول کی وفات کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ اور وہ الہام یہ ہے

اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِیْهِ ظُلُمَاتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ کُلُّ شَیْءٍ تَحْتَ قَدَمَیْهِ

پھر اپنے ایک الہام کی تشریح فرماتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔ "پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی۔ پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے۔ اس ظلمت کے آنے کا پہلے سے جناب الٰہی میں ارادہ ہو چکا تھا۔ جو بذریعہ الہام بتلایا گیا۔ اور صاف کہا گیا۔ کہ ظلمت اور روشنی اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کا قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے ان کا آنا ضروری ہے۔ سو اے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو۔ اور خوشی سے اچھلو کہ اب روشنی آئے گی۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۱۵-۱۶-۱۷)

حضور سراج منیر میں فرماتے ہیں:۔

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا۔" (سراج منیر صفحہ ۱۴)

غرض بشیر ثانی کی ولادت کے متعلق صرف نو سال کی میعاد ہی مقرر نہ تھی۔ بلکہ یہ بھی شرط تھی۔ کہ بشیر اول کے بعد بلا فصل و بلا توقف اس کی ولادت ہو گی۔ کیونکہ فصل اور توقف کی مدت میں بشیر اول بشیر ثانی کے لئے ارہاص ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔

ایک اور ضروری شرط بشیر ثانی یعنی مصلح موعود کے متعلق یہ تھی۔ کہ وہ عمر پانے والا ہو گا۔ بچپن یا جوانی میں اس کی وفات نہیں ہو گی۔ سبز اشتہار میں کم از کم آٹھ دفعہ مصلح موعود کے ساتھ عمر پانے والا کے الفاظ بڑھائے گئے ہیں۔ ایسا ہی بعض دوسرے اشتہاروں میں بھی مصلح موعود کے ساتھ عمر پانے والا کے الفاظ بڑھائے گئے۔ اس کے مقابل میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں جہاں جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پیدائش کے متعلق ذکر کیا ہے۔ وہاں خصوصیت کے ساتھ حضور نے آپ کی عمر کا ذکر بھی ضرور کیا ہے۔ کہ اب وہ اپنی عمر کے فلاں سال میں ہے مگر اپنے دوسرے بیٹوں کے متعلق ایسا نہیں کیا۔ حالانکہ وہ بھی حضور کی پیشگوئیوں کے مطابق پیدا ہوئے تھے۔

اس سے ظاہر ہے کہ حضور مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق اپنے اسی بیٹے کو سمجھتے تھے۔ جس کا نام اس پیشگوئی کے مطابق محمود احمد رکھا۔ اور اس امر میں حضور کی رائے ایک خاص وقعت رکھتی ہے۔ کیونکہ حضور کے الہام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔" سو مانگنے والا ہی خوب جانتا تھا کہ میں نے کیا مانگا ہے۔ پس غیروں کی نسبت آپ بہتر سمجھ سکتے تھے۔ کہ دینے والے نے مجھے کیا دیا ہے۔

چوتھی شرط جو سب سے زیادہ بھاری شرط ہے۔ یہ تھی۔ کہ جس بیٹے کا حضور سے وعدہ کیا گیا تھا وہ معمولی انسان نہیں تھا۔ بلکہ ایک نہایت ہی عظیم الشان انسان تھا۔ جیسا کہ اس پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے جو اوپر نقل کی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی پسر موعود ہیں

اب سوال یہ ہے کہ کیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ واقعات یہی بتاتے ہیں۔ کہ آپ ہی وہ فرزند دلبند گرامی ارجمند ہیں جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں دی گئی تھی۔ آپ ہی وہ بیٹے ہیں جو بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوئے۔ آپ کے درمیان اور بشیر اول کے درمیان اور کوئی لڑکی یا لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ پھر آپ نو سال کی میعاد کے اندر پیدا ہوئے۔

یہ شرطیں آپ کی ذات میں لفظ بلفظ پوری ہوئی ہیں۔ اب آخری شرط کا سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کہ کیا آپ ان صفات کے بھی مصداق ہیں۔ جو اس پیشگوئی میں بیان کی گئیں۔ جب ہم ایک طرف ان فضائل کو دیکھتے ہیں جو مصلح موعود کی پیشگوئی میں بیان کی گئی ہیں۔ اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات والا صفات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو یہ تمام صفات ہمیں آپ کے وجود میں اسی طرح نظر آتے ہیں جس طرح ایک آئینہ میں ایک شخص کی تصویر منعکس نظر آتی ہے

مولوی محمد علی صاحب کی شہادت

آؤ ہم بچپن سے آپ کی زندگی پر نظر ڈالیں۔ مثل مشہور ہے۔ کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ واقعی وہی عظیم الشان انسان ہیں۔ جس کی خبر اس پیشگوئی میں دی گئی ہے۔ تو ضروری تھا کہ اس کے آثار ہمیں بچپن میں ہی نظر آتے۔ پس کیا حضرت امیر المومنین کے وجود میں بچپن میں کوئی ایسے آثار پائے جاتے تھے جن سے ظاہر ہو۔ کہ واقعی یہ بیٹا ہی پسر موعود ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی صداقت کے نشان کے طور پر دیا اس سوال کا جواب میں خود نہیں دوں گا بلکہ ایک ایسے شخص کو اس جگہ بولنے کا موقعہ دوں گا۔ جس کی شہادت کو ہر ایک سننے والا وقعت کی نگاہ سے دیکھے گا۔

وہ صاحب جو اس وقت آپ کے سامنے اپنا بیان دیں گے۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ہیں۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں رسالہ تشحیذ الاذہان کے پہلے نمبر پر جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جاری کیا تھا۔ ریویو کرتے ہوئے آپ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو میں لکھتے ہیں:۔ "اس رسالہ کے ایڈیٹر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کے صاحبزادہ ہیں۔ اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا انٹروڈکشن ان کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی۔ مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بیّن دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے۔"

اس کے بعد مضمون کا خلاصہ اور مضمون میں سے کچھ عبارت نقل کر کے لکھا۔

"میں نے اس مضمون کو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ خصوصاً اس وجہ سے نہیں ٹھہرایا۔ کہ ان دلائل کو کوئی مخالف توڑ نہیں سکتا۔ یہ دلائل پہلے بھی کئی دفعہ پیش ہو چکے ہیں۔ مگر اس دلائل میں سے جو دلیل میں سلسلہ کی صداقت پر گواہ کے طور پر اس وقت کل مخالفین کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ اس مضمون کا آخری حصہ ہے۔ جس کو میں نے صاحبزادہ کے اپنے الفاظ میں نقل کیا ہے۔ اس وقت صاحبزادہ کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہے۔ اور تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ اس عمر میں بچوں کے شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں تو اعلیٰ تعلیم کا شوق۔ اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہوتا ہے۔ مگر دین کی یہ ہمدردی۔ اور اسلام کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ایک خارق عادت بات ہے۔ صرف اسی موقعہ پر نہیں۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ ہر موقع پر ان کا یہ دلی جوش ظاہر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ابھی میر محمد اسحٰق صاحب کے نکاح کی تقریب پر چند اشعار انہوں نے لکھے۔ تو ان میں یہی دعا ہے کہ اے خدا تو ان دونوں اور ان کی اولاد کو خادم دین بنا

برخوردار عبدالحی کی آمین کی تقریب پر اشعار لکھے تو ان میں یہی دعا بار بار کی ہے کہ اسے قرآن کا سچا خادم بنا۔ ایک اٹھارہ برس کے نوجوان کے دل میں اس جوش اور امنگوں کا بھر جانا معمولی امر نہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ سب سے بڑھ کر کھیل کود کا زمانہ ہے اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں۔ اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افترا ہے۔ تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کس طرح آگیا۔ جھوٹ تو ایک گناہ ہے پس اس کا اثر چاہیئے تھا کہ گندہ ہوتا نہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی۔"

مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء کا مخالفت کے لئے کھڑا ہونا

مولوی صاحب کا یہ ریویو ایک اور ریویو کی یاد کو بھی تازہ کرتا ہے اور وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو ہے جو انہوں نے براہین احمدیہ پر کیا تھا لیکن نہایت افسوس اور رنج کی بات ہے کہ اس ریویو کے چند سال بعد مولوی محمد علی صاحب نے اپنے عمل سے ایک اور شہادت بھی دی جو بالکل اس شہادت کے مشابہ ہے جو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیحیت کے متعلق دی تھی۔ یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے کہ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں کوئی مصلح آتا ہے تو اس کی قوم میں سے یا اس کے ملک میں سے بعض بڑے آدمی اس کی مخالفت کا بیڑا اٹھا لیتے ہیں اور اس کی تباہی کے درپے ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ اس لئے کرتا ہے کہ وہ دنیا پر ظاہر کرے کہ اس کو میں نے کھڑا کیا ہے اور میں ہی اس کے ساتھ ہوں اور دنیا کی کوئی طاقت اسے تباہ نہیں کر سکتی۔ ان زبردست دشمنوں کے مقابل میں وہ اپنے کمزور بندوں کی نصرت اور تائید فرما کر دنیا کو ایک معجزہ دکھاتا ہے کہ وہ زبردست دشمن اس مصلح کے مقابل میں اپنا سارا زور لگاتے ہیں مگر خدا تعالےٰ ان کو ناکام کرتا ہے اور اپنے بندہ کو کامیاب کر کے دکھاتا ہے غرض ان مخالفوں کی مخالفت اس بات کا نشان ہوتی ہے۔ کہ اب دنیا میں ایک مصلح پیدا ہوا ہے خدا تعالےٰ اس کی تائید کرے گا اور اسے کامیاب کرے گا۔ پس وہ مخالفین اپنی مخالفت میں اس مصلح کے منجانب اللہ ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہی سنت آپ کے متعلق بھی ظاہر ہوئی۔ آپ کی مخالفت کا بیڑا اٹھانے والے کوئی معمولی حیثیت کے انسان نہیں تھے۔ جماعت احمدیہ میں جو چوٹی کے آدمی سمجھے جاتے تھے وہ آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین سے بڑھ کر کوئی اور بڑا آدمی جماعت احمدیہ میں اس وقت نظر آتا تھا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون مصر میں چوٹی کا آدمی تھا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں کائفا چوٹی کا فریسی تھا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں ابوجہل عرب میں چوٹی کا سردار تھا جس طرح حضرت مسیح موعود کے مقابل میں مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی محمد حسین بٹالوی چوٹی کے مولوی تھے۔ اسی طرح حضرت فضل عمر کے مقابل میں مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین جماعت احمدیہ میں چوٹی کے آدمی تھے اور ان لوگوں نے حضرت محمود کی مخالفت کر کے دنیا پر ظاہر کر دیا کہ اب کوئی معمولی انسان مسند خلافت پر نہیں بیٹھا بلکہ یہ وہی عظیم الشان ہستی دنیا میں ظاہر ہوئی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خبر دی تھی غرض ان لوگوں نے خود اپنے عمل سے حضرت سیدنا محمود کو مصلحین کے زمرہ میں شامل کیا۔

منصب خلافت پر متمکن ہونے سے ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

آپ کے خلافت کے منصب پر ممتاز ہونے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور پیشگوئی پوری ہوئی جو بشیر ثانی یعنی مصلح موعود کے متعلق تھی اور اس سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ آپ ہی رحمت کے وہ نشان ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے چالیس روزہ تضرعات کے نتیجہ میں دیا گیا حضرت مسیح موعود سبز اشتہار میں فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کے انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔ اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولدے۔ ..... دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و آئمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس اولاد کے ذریعہ سے دونوں شقیں ظہور میں آدیں پس اول اس نے قسم اول کے انزال رحمت کے لئے بشیر اول کو بھیجا اور دوسری قسم کی رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارہ میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ "خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم بھی ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء"

پس اللہ تعالےٰ نے سیدنا محمود کو خلافت کی مسند پر بٹھا کر اس پیشگوئی کو بھی پورا کر دیا۔ اور اپنے اس فعل سے اس بات کی شہادت دی کہ آپ ہی وہ بیٹے ہیں جس کی نسبت اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود پر ظاہر کیا تھا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔

جماعت کا امام بننے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کشف

پھر آپ کا جماعت احمدیہ کا امام بننے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور کشف بھی پورا ہوا۔ آپ تریاق القلوب میں فرماتے ہیں۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ وہ ابھی پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ "محمود""

علم تعبیر رؤیا میں مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے اور اس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ وہ لڑکا جس کا نام محمود ہے مسلمانوں کی جماعت کا امام ہوگا۔ سو خدا تعالےٰ نے اس کشف کو بھی پورا کر کے اس بات کو ثابت کر دیا کہ جس بیٹے کا نام حضرت مسیح موعود نے اپنے الہامات کی بناء پر محمود رکھا تھا۔ خدا کے نزدیک بھی وہی محمود تھا۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کا نام محمود رکھنے میں غلطی نہیں کھائی تھی۔ پھر لوگوں کے مزید اطمینان کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کے اس کشف کو ظاہری طور پر بھی پورا کر دیا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کے دست مبارک سے دجال کی سرزمین میں ایک مسجد کی بنیاد رکھوائی اور اس مسجد کی دیوار پر آپ کا نام آپ ہی کے قلم سے لکھا ہوا موجود ہے جس کو دیکھنے کا اللہ تعالےٰ نے مجھے بھی شرف بخشا کہ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہی ہے کہ ایسے سامان پیدا ہو گئے جس سے کفر و ضلالت کی زمین میں حضور کے عہد میں اور حضور ہی کے ذریعہ ایک مسجد تعمیر کی گئی جو لنڈن میں پہلی مسجد ہے۔ دوسرے مسلمان جن میں بادشاہ اور نواب بھی شامل ہیں عرصہ سے یہ کوشش کر رہے تھے کہ لنڈن میں ایک مسجد تعمیر ہو۔ نظام حیدرآباد نے ایک بہت بھاری رقم اس کی تعمیر کے لئے دی۔ اور لارڈ ہیڈلے اس کے چندہ کے لئے تمام دنیا میں پھرا۔ لیکن ابھی تک کسی کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہاں کوئی مسجد تعمیر کرے اس مسجد فنڈ کے پہلے ٹرسٹی بھی غالباً سب کے سب فوت ہو چکے ہیں لیکن

دوسری مسجد ابھی تک وجود میں نہیں آئی۔ مسجد فضل لنڈن کے بننے کے بعد ان لوگوں کے دلوں میں از سرِ نو ولولہ اٹھا کہ وہ بھی اپنے پرانے ارادہ کو پورا کریں۔ اور اگر پہلی مسجد بنانے کا انہیں فخر حاصل نہیں ہوا۔ اور یہ سہرا سیدنا محمود کے سر پر بندھ گیا ہے۔ تو دوسری مسجد ہی کم از کم ان کے ہاتھ سے بن جائے لیکن اس وقت تک کسی مسجد کے بنوانے کی انہیں توفیق نہیں ملی۔ پس یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس وجود کے ہاتھ سے جس کا نام خدا تعالےٰ کے الہام میں فضل رکھا گیا ہے۔ لنڈن کی پہلی مسجد تیار ہوئی اور وہ مسجد اب بفضلہ تعالےٰ تمام دنیا میں مشہور ہے۔ دنیا کے کسی حصہ سے مسجد لنڈن کے پتہ پر خط ڈالدو وہاں پہنچ جائے گا۔

حضرت امیر المومنین ہی محمود نام کے مصداق ہیں

علاوہ ازیں دشمنوں نے بھی اپنے رویہ سے اسبات کی شہادت دی کہ آپ ہی محمود کے نام کے مصداق ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الا تعجبون کیف یصرف اللّٰہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد (صحیح بخاری) یعنی قریش مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن خدا تعالےٰ نے پہلے سے ہی ان کی گالیوں اور اتہامات کا جواب اپنی طرف سے دے دیا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے میرا نام محمد رکھا اور اس طرح گواہی دی کہ میں مذمم نہیں ہوں اور جو لوگ مجھے برا کہتے ہیں۔ وہ الزامات لگانے میں جھوٹے ہیں۔ اور ان کے اتہامات محض بہتان اور افترا ہیں۔ سیدنا محمود کو بھی یہ فخر حاصل ہے۔ کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھ کر بدگوئی کرنے والوں اور اتہامات لگانے والوں کا جواب خود ہی دے دیا۔ اور ان اتہامات سے آپ کی بریت کی۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے اپنے الہام میں آپ کا نام پہلے سے ہی محمود رکھ کر یہ بتایا کہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کے الزامات لگائے گئے اس طرح آپ کے مخالف بھی آپ کو گالیاں دیں گے اور آپ پر بہتان بھی باندھیں گے۔ مگر وہ تمام الزامات لگانے والے جھوٹے اور مفتری ہونگے کیونکہ اس کا نام محمود ہے مذموم نہیں۔ پس محمود کے نام کے اندر بھی ایک پیشگوئی تھی جس کو دشمنوں نے اپنے ہاتھ سے پورا کر کے آپ کے محمود ہونے پر اور اپنے جھوٹے ہونے پر مہر لگا دی۔

غرض واقعات نے اسبات کو ثابت کر دیا کہ جس پیشگوئی میں آپ کا نام محمود رکھا گیا تھا۔ اس پیشگوئی کے مصداق آپ ہی ہیں۔ خدا نے آپ کا نام محمود رکھا خدا تعالےٰ کے مسیح نے آپ کا نام محمود رکھا۔ واقعات نے آپ کے محمود ہونے پر شہادت دی۔ پھر کون ہے۔ جو آپ کے محمود ہونے سے انکار کر سکتا ہے۔

خلافت محمود کے مخالفین کی ناکامی

میں نے یہ ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور کشوف سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ بشیر ثانی کے لئے جس کا دوسرا نام محمود بھی ہے۔ مقدر تھا کہ وہ خلیفہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنی اس تقدیر کو ظاہر کر کے اس بات کی شہادت دی کہ آپ ہی اس بشارت کے مصداق ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کے ۴۰ روزہ تضرعات کے نتیجہ میں آپ کو دی گئی۔ دشمنوں نے اس تقدیر کو روکنے کے لئے بھی اپنی ایڑیوں تک زور لگایا لیکن خدا تعالےٰ نے ان کو ناکام کر کے اپنی تقدیر کو پورا کر دیا۔ خلافت اولےٰ کے زمانہ میں ہی سیدنا محمود نے اپنے تقدس کی وجہ سے تمام جماعت کے دلوں میں گھر کر لیا تھا۔ اور ہر ایک آنکھ آپ ہی کی طرف اٹھتی تھی۔ کہ آنے والا خلیفہ یہی ہوں گے۔ خدا کی تقدیر کے ماتحت جماعت کے وہ سرکردہ لوگ جو لیڈروں میں شمار ہوتے تھے اپنی بعض مصلحتوں کے ماتحت نہیں چاہتے تھے کہ آپ خلیفہ ہوں۔ اس لئے خلافت کے زمانہ میں ہی اپنے منصوبے اور مخفی پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی آخری علالت کے دنوں میں یہ دیکھ کر کہ اب وقت آگیا ہے۔ محمود خلیفہ نہ ہو جائیں اپنا آخری حربہ چلایا مخفی طور پر ایک ٹریکٹ تیار کیا گیا جس میں سیدنا محمود کے انتخاب کو روکنے کے لئے پورا زور لگایا گیا۔ اس ٹریکٹ کے لکھنے والے مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے تھے جن کو اسوقت تک جماعت نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ اس ٹریکٹ کے پیکٹ بنائے گئے اور تمام جماعتوں کے پتے لکھکر انکو تیار رکھا گیا۔ چونکہ اس مخفی کارروائی میں وہ ڈاکٹر بھی شامل تھے جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا علاج کرتے تھے۔ اس لئے ایسا انتظام کیا گیا کہ وہ ایسے وقت میں لاہور بلڈنگس سے پوسٹ ہوں کہ حضرت مولوی صاحب کی وفات کے موقعہ پر تمام جماعت کے ہاتھ میں پہنچ جائیں۔ اور قادیان میں وفات کے بعد دستی طور پر لاہور سے لاکر تقسیم کئے گئے۔ چونکہ یہ ٹریکٹ مولوی محمد علی صاحب جیسے انسان کی طرف سے شائع کیا گیا تھا اس لئے اس نے اپنا اثر پیدا کیا۔ قادیان میں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وجہ سے کہ یہاں کے لوگ پہلے سے ہی مولوی صاحب کے خیالات سے واقف ہو گئے تھے۔ ان کا افسوں نہ چلا۔ لیکن باہر کی بہت سی جماعتیں ڈگمگا گئیں۔ اور بہت سی مذبذب ہو گئیں۔ قادیان میں تو مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو سخت ناکامی ہوئی اور جو لوگ حضرت مولوی صاحب کی وفات کے موقعہ پر قادیان میں پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی۔ یہ بیعت مسجد نور میں ہوئی۔ ابھی قادیان کی آبادی وسیع ہو کر مسجد نور تک نہیں پہنچی تھی اور نہ باہر کے محلوں کا کوئی نام و نشان تھا۔

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا انتخاب شہر کے اندر نہیں۔ بلکہ بیرون شہر میں واقع ہوا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ الہام پورا ہوا۔ جس میں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان اس طرح قریبًا کا عقدہ حل ہو گیا۔

قادیان میں تو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کی بے سود مزاحمت کے بعد جماعت موجودہ نے حضرت فضل عمر کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ صرف مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا باہر رہ گئے۔ اور اس دن خدا تعالےٰ کی وہ وحی پوری ہوئی جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات سے پورے سات سال پہلے ۱۳ مارچ کو یعنی اُسی تاریخ کو جو حضرت خلیفہ اول رض کی وفات کا دن تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ اور جس کے الفاظ یہ تھے۔ ایک امتحان ہے۔ بعض اس میں پکڑے جائینگے اور بعض چھوڑ دیئے جائیں گے مگر بیرونجات کی اکثر جماعتیں مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ کی وجہ سے بہت سے شکوک میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ وہ فوراً بیعت میں داخل نہیں ہوئیں۔ ان کے سمجھانے کے لئے قادیان کے علماء تمام اطراف کی طرف نکل گئے۔ اور ایک ایک جماعت میں جاکر انہوں نے لوگوں کے شکوک کو دور کیا اور وہ جماعتیں جن پر ایک قسم کا زلزلہ آیا ہوا تھا۔ پھر سنبھل گئیں خدا تعالےٰ کے فضل نے ان کی دستگیری کی۔ آخر بہت جدوجہد کے بعد آہستہ آہستہ قریبًا تمام جماعتیں بیعت میں داخل ہو گئیں اور اسطرح خدا تعالےٰ کا وہ کلام پورا ہوا جس میں کہا گیا تھا۔ چو دور خسروی آغاز کردند ۔ مسلماں را مسلماں باز کردند

(باقی آئندہ)